آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی

دُنیا سے بے رغبتی

20-October-2022

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

20 اکتوبر 2022ء کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

آقا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی دُنیا سے بے رغبتی

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...آقا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے دُنیا کو دُھتکار دیا
- ...اُمّت کو دُنیا سے بے رغبتی کا حکم
- ...مجھے مال جمع کرنے کا حکم نہیں دیا گیا
- ...آقا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بھوک مبارک یاد آگئی!

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ (اسلامِک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: مَیں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

حضرت فُضَالہ بن عُبَیْد رَضِیَ اللہ عنہ صحابیٔ رسول ہیں، آپ فرماتے ہیں: ایک روز اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما تھے، ایک شخص آیا، اس نے نماز ادا کی، پھر نماز سے فارغ ہو کر یُوں دُعا کی: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ اے اللہ پاک! میری مَغْفِرَت کر اور مجھ پر رَحم فرما۔ اس پر سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے نمازی! تُو نے جلدی کی، جب تم نماز پڑھو تو فارِغ ہونے کے بعد بیٹھ جاؤ! پھر اللہ پاک کی حمد (***Praise***) کرو جیسی اس کی شان کے لائق ہے، پھر مجھ پر درود پڑھو، پھر دُعا مانگو!

حضرت فُضَالہ بن عُبَیْد رَضِیَ اللہ عنہ فرماتے ہیں: کچھ ہی دیر بعد ایک اور شخص آیا، اس نے بھی نماز پڑھی، پھر بیٹھ گیا، اللہ پاک کی حمد کی، پھر رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر درود پڑھا، رسولِ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اُدْعُ تُجَبْ اے نمازی! دُعا مانگ تیری دُعا قبول کی جائے گی۔ (1)

حضرت علّامہ مُلّا علی قاری رَحمۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پہلے نمازی نے اللہ پاک کی بارگاہ

---

1 …ترمذی، کتاب الدعوات، صفحہ: 798، حدیث: 3477۔

میں بغیر وسیلے کے دُعا کی تھی، حالانکہ دُعا کرنے والے کا حق ہے کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنی حاجت بیان کرنے سے پہلے وسیلہ پیش کرے۔(1)

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا؛ جب بھی اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا کریں تو وَسیلے کے ساتھ کریں، درودِ پاک بھی ایک وسیلہ ہے، لہٰذا جب بھی دُعا مانگیں، اَوَّل و آخِر درودِ پاک پڑھ لیا کریں۔ والدِ اعلیٰ حضرت، مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے فرمان کا خُلاصہ (Summary) ہے: دُعا کے اَوَّل آخر نبی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کی آل واَصحاب پر درود بھیجئے! کہ درود اللہ پاک کی بارگاہ میں مقبول ہے اور اللہ پاک اس سے بَرتَر ہے کہ اَوَّل و آخر کو تو قبول فرمائے اور درمیان (میں جو دُعا مانگی گئی) اسے رَدّ کر دے۔(2)

محبوبِ رَبِّ اکرم! لاکھوں سلام تم پر
لاکھوں درود ہر دَم لاکھوں سلام تم پر(3)

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَلنِّیَّۃُ الْحَسَنَۃُ تُدْخِلُ صَاحِبَھَا الْجَنَّۃَ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کروادیتی ہے۔(4)

اے عاشقانِ رسول! اچھی اچھی نیتوں سے عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آیئے! بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں، مثلاً نیت کیجئے! ❁ رضائے الٰہی کے لئے پورا بیان سُنوں گا ❁ بااَدَب بیٹھوں گا ❁ خوب تَوَجُّہ سے بیان سُنوں گا ❁ جو سنوں گا، اسے یاد

---

1 ...مرقاۃ المفاتیح، کتاب الصلاۃ، جلد: 3، صفحہ: 17، تحت الحدیث: 930۔
2 ...فضائل دُعا، صفحہ: 68 بتغیر قلیل۔
3 ...وسائل فردوس، صفحہ: 49۔
4 ...مسند فِردَوس، جلد: 4، صفحہ: 305، حدیث: 6895۔

رکھنے، خُود عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

آقا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے دُنیا کو دُھتکار دیا

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ، امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہ عنہ کے دورِ خِلافت (**Caliphate**) کی بات ہے، حضرت زید بن اَرْقم رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک روز ہم حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہ عنہ کے ساتھ تھے، آپ نے پینے کے لئے پانی طلب فرمایا تو آپ کی خِدمت میں شہد مِلا پانی پیش کیا گیا، جب حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہ عنہ نے وہ شربت ہاتھ میں لیا تو آپ پر رِقَّت طاری ہوگئی، آپ سِسکیاں لے کر، پُھوٹ پُھوٹ کر رونے لگے۔

کافِی دیر بعد جب آپ کی کیفیت (**Condition**) کچھ سنبھلی تو ہم نے عَرض کیا: اے خلیفۂ رسول! کس بات نے آپ کو رُلا دیا؟ اس پر حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عنہ نے فرمایا: ایک دِن مَیں رسولِ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھا، مَیں نے دیکھا کہ پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کسی چیز کو دُھتکار رہے ہیں حالانکہ وہاں کچھ نظر نہیں آرہا تھا، مَیں نے عَرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ کس چیز کو دُھتکار رہے ہیں؟ **مالِکِ جنّت، صاحِبِ کوثر صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: دُنیا میرے سامنے آئی، مَیں نے اُس سے کہا: اِلَیْكَ عَنِّی یعنی اے دُنیا! مجھ سے دُور ہو جا...!**

حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عنہ نے مزید فرمایا: آج جب پانی کی جگہ مجھے شربت پیش کیا گیا تو مجھے آقا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی دُنیا سے بے رغبتی یاد آگئی اور مجھے خوف ہوا کہ کہیں میں

دُنیوی آسائشوں کا شِکار نہ ہو جاؤں۔[1]

آیئے! بار گاہِ اِلٰہی میں دُعا کرتے ہیں:

حُبِّ دُنیا میں دِل پھنس گیا ہے	نفسِ بدکار حاوِی ہوا ہے
ہائے شیطاں بھی پیچھے پڑا ہے	یاخُدا! تجھ سے میری دُعا ہے
عشقِ احمد میں آنسو بہاؤں	حُبِّ دُنیا سے خود کو بچاؤں
ایسی توفیق دے اِلتجا ہے	یاخُدا! تجھ سے میری دُعا ہے[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

زُہد سُنّتِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہے

پیارے اسلامی بھائیو! زُہد یعنی دُنیا سے بے رغبتی اللہ پاک کا محبوب بنانے والا وَصف ہے اور الحمدللہ! ہمارے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہر اچھے وَصف میں کامِل و اکمل ہیں۔ اللہ پاک کے فَضْل و کرم سے رحمتِ دوجہان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مالِکِ کونین ہیں، رَبِّ کائنات نے دُنیا و آخرت کے خزانے آپ کو عطا فرما دیئے! بلکہ حق تو یہ ہے کہ

کونین بنائے گئے سرکار کی خاطِر	کونین کی خاطِر تمہیں سرکار بنایا
کُنجی تمہیں دِی اپنے خزانوں کی خُدا نے	محبوب کیا، مالِک و مختار بنایا[3]

غرض؛ جو کچھ اللہ پاک کا ہے، سب سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اِختیار میں دیا گیا، اس کے باوُجود ہمارے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم دُنیا

1 ...مسند بزار، جلد:1، صفحہ:106، حدیث:44۔
2 ...وسائل بخشش، صفحہ:134-138 ملتقطاً۔
3 ...ذوق نعت، صفحہ:47-48۔

کی عیش و عِشرت، یہاں کی فانی نعمتوں میں دِل نہیں لگایا کرتے تھے، آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم زاہِدوں کے بھی سردار ہیں، آپ دُنیا سے کمال بے رغبتی رکھتے اور ہمیشہ دُنیا کی نسبت آخرت ہی کو پسند فرمایا کرتے تھے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

لَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ (پارہ:14، سورۂ حجر:88)	ترجَمہ کنزُالعرفان: تم اپنی نگاہ اس مال واسباب کی طرف نہ اُٹھاؤ جس کے ذریعے ہم نے کافروں کی کئی قسموں کو فائدہ اُٹھانے دیا ہے۔

تفسیر صراط الجنان میں اس آیت کے تحت ہے: اے انبیا کے سردار صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! ہم نے آپ کو ایسی نعمتیں عطا فرمائی ہیں جن کے سامنے دُنیا کی نعمتیں حقیر ہیں، تو آپ دُنیا کے مال و متاع سے بے پرواہ (*Indifferent*) رہیں۔

مُفَسِّرِین کرام اس آیت کی وضاحت میں فرماتے ہیں: مالکِ جنّت، صاحبِ کوثر صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پہلے بھی دُنیا کی طرف رغبت نہیں رکھتے تھے، آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیشہ آخرت کو پسند فرمایا، ایک لمحے کے لئے بھی آپ کے پاکیزہ دِل میں دُنیا کی محبّت نہیں آئی، آیتِ کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ اے محبوب صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ پہلے بھی دُنیا سے بے رغبت ہیں، اس بے رغبتی پر ثابِت قدم رہیئے![1]

زُہد و ورع میں یانبی تم بے مثال ہو | بے حد گنہگار مَیں، عصیاں شعار مَیں

اُمّت کو دُنیا سے بے رغبتی کا حکم

اللہ اکبر! **اے عاشقانِ رسول!** ہمارے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم دُنیا

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:14، سورۂ حجر، تحت الآیۃ:88، جلد:5، صفحہ:265 ماخوذاً۔

سے بہت زیادہ بے رغبتی رکھنے والے ہیں، اس کے باوُجود آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو حکم ہوا کہ کافِروں کو دیئے گئے مال و اسباب کی طرف نگاہ مت اُٹھایئے! بعض علمائے کِرام فرماتے ہیں: یہ حکم اَصل میں ہم غُلامانِ مصطفےٰ کے لئے ہے، یعنی ہم مسلمانوں کو فرمایا گیا ہے کہ اے محبوب صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے غُلامو! تمہیں محبوب صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں کیسی کیسی نعمتیں عطا ہوئیں، تمہیں ایمان ملا، اسلام عطا ہوا، قرآنِ کریم دِیا گیا، ایسے پیارے محبوب صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے دامنِ رحمت سے تم نوازے گئے، پھر پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! تمہیں جنّت کی ہمیشہ رہنے والی نعمتیں بھی عطا کی جائیں گی، یہ سب کچھ کافِروں کو کہاں نصیب...!! اس لئے کافِروں کو ملے ہوئے دُنیوی، فانی مال و اسباب کی طرف نگاہ مت اُٹھاؤ! اسے ہرگز للچائی ہوئی نظروں سے نہ دیکھا کرو!

قربان مَیں اُن کی بخشش کے مقصد بھی زباں پر آیا نہیں
بِن مانگے دیا اور اتنا دیا دامن میں ہمارے سمایا نہیں
ایمان ملا اُن کے صدقے قرآن ملا اُن کے صدقے
رحمٰن ملا اُن کے صدقے وہ کیا ہے جو ہم نے پایا نہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

کافِروں کے لئے دُنیا اور ہمارے لئے آخرت

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ، حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے، دیکھا: ایک چمڑے کا تکیہ ہے، جس کے اندر کھجور کی چھال بھری ہوئی ہے، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اس تکیے پر ٹیک لگائے کھردرے بان

(Coarse cloth) سے بُنی ہوئی چارپائی پر لیٹے ہوئے ہیں، چارپائی پر کوئی بستر یا کپڑا بھی نہیں تھا، جب سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم چارپائی سے اُٹھے تو آپ کے جسمِ مبارک پر بان کے نشانات پڑے ہوئے تھے۔

آقا کریم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی دُنیا سے بے رغبتی کا یہ منظر دیکھ کر عاشقِ صادِق حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہ عنہ کا دِل بھر آیا، آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے عاشقِ زار کو روتے دیکھا تو فرمایا: اے عمر! کیوں روتے ہو؟ عرض کیا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! خُدا کی قسم! مَیں جانتا ہوں کہ آپ اللہ پاک کے رسول ہیں، بارگاہِ اِلٰہی میں آپ کا بڑا اُونچا مقام ہے، آپ قیصر و کِسریٰ (روم اور ایران کے بادشاہوں) سے بہت زیادہ عزّت والے ہیں، یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! مجھے رونا اس بات پر آیا کہ قیصر و کسریٰ تو دُنیوی نعمتوں میں عیش سے زندگی گزاریں اور آپ اللہ پاک کے رسول ہونے کے باوُجود ایسی زاہدانہ زِندگی بسر فرماتے ہیں؟ عاشِقِ زار کی تشویش سُن کر سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **عُمر! کیا تم اس پر راضی نہیں کہ اُن کافِروں کے لئے دُنیا ہے اور ہمارے لئے آخرت ہے؟**[1]

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے آقا، پیارے پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم دُنیا سے کس قدر بے رغبتی رکھتے تھے، یہاں کی فانی نعمتوں اور عیش و عشرت سے دُور رہتے ہوئے کیسی سادہ اور زاہدانہ زندگی گزارا کرتے تھے۔

سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی | سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

❶... مجمع الزوائد، کتاب الزہد، جلد:10، صفحہ:428، حدیث:18298۔

سلام اس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا | سلام اس پر کہ سادہ بوریا جس کا بچھونا تھا

آخرت کو دُنیا پر ترجیح دیجئے!

اس حدیثِ پاک میں یہ کیسا پیارا اور نصیحت (**Advice**) بھرا مدنی پھول ہے، سرکارِ اعظم، رسولِ محترم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے عمر! کیا تم اس پر راضی نہیں کہ کافِروں کے لئے دُنیا اور ہمارے لئے آخرت ہے۔

معلوم ہوا؛ آقائے نعمت، مالکِ جنّت صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم دُنیا پر آخرت کو ترجیح دیا کرتے تھے۔ کاش! ہم بھی یہ ذِہن اپنائیں، دُنیا چُھوٹتی ہے تو چُھوٹ جائے مگر کسی صُورت بھی آخرت ہاتھ سے نہ جائے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ﴿۲۰﴾
(پارہ:25، سورۂ شورٰی:20)

ترجَمۂ کنزُالایمان: جو آخرت کی کھیتی چاہے ہم اس کے لئے اس کی کھیتی بڑھائیں اور جو دنیا کی کھیتی چاہے ہم اسے اس میں سے کچھ دیں گے اور آخرت میں اُس کا کچھ حصہ نہیں۔

یعنی جسے اپنے اعمال سے آخرت کا نفع (**Benefit**) مقصُود ہو، جو دُنیا کی نہیں بلکہ آخرت کی فِکْر کرے، اللہ پاک اسے نیکیوں کی توفیق دے کر، اس کے لئے نیک اعمال کی راہیں آسان فرما کر، اس کی نیکیوں کا ثواب کئی گُنا بڑھا کر اُس کے اُخروی نفع میں اِضافہ فرما دیتا ہے اور جس کا عَمَل صرف دُنیا حاصِل کرنے کے لئے ہو اور وہ آخرت پر ایمان نہ رکھتا ہو، تو اللہ پاک اسے دُنیا سے صرف اتنا ہی دیتا ہے، جتنا اس کی قسمت میں ہے اور آخرت

کی نعمتوں میں اس کا کچھ حِصّہ نہیں کہ اُس نے آخرت کے لئے عمل کیا ہی نہیں۔[1]

حُبِّ دُنیا سے تُو بچا یارَبّ! | عاشقِ مصطفےٰ بنا یارَبّ!
کاش! لب پر مرے رہے جاری | ذِکر آٹھوں پہر ترا یارَبّ!
آہ! طغیانیاں گناہوں کی | پار نَیّا مری لگا یارَبّ!
نفس و شیطان ہو گئے غالِب | ان کے چُنگل سے تُو چُھڑا یارَبّ![2]

ساری دُنیا ملے پھر بھی غریب

حضرت رابعہ بصریہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہا نے ایک روز فرمایا: اگر کسی شخص کو دُنیا کی ساری دولت دے دی جائے، وہ پھر بھی غریب (Poor) ہی رہے گا۔ پوچھا گیا: وہ کیسے؟ فرمایا: اس لئے کہ دُنیا فانی ہے، ایک روز سب فنا ہو جائے گا اور وہ مالدار خالی ہاتھ قبر میں اُتر جائے گا۔[3]

بے وفا دنیا پہ مت کر اعتبار | تُو اچانک موت کا ہو گا شکار
موت آ کر ہی رہے گی یاد رکھ! | جان جا کر ہی رہے گی یاد رکھ!
گر جہاں میں سو برس تُو جی بھی لے | قبر میں تنہا قیامت تک رہے

دُنیا فانی، آخرت باقی ہے

اے عاشقانِ رسول! یہ حقیقت ہے! دُنیا فانی ہے، یہ جلد ہی فنا ہو جائے گی، یہاں جتنا بھی عیش کر لیں، جتنا بھی مال جمع کر لیں، آخر فنا کے گھاٹ اُترنا ہی ہو گا، دُنیا سے خالی ہاتھ جانا ہی ہو گا۔ ہم سب یہ بات جانتے ہیں مگر افسوس! دُنیا، مال و دولت، یہاں کی فانی نعمتوں

---

1 …تفسیر صراط الجنان، پارہ:25، سورۂ شوریٰ، تحت الآیۃ:20، جلد:9، صفحہ:52 بتغیر قلیل۔
2 …وسائلِ بخشش، صفحہ:79 ملتقطاً۔
3 …الکواکب الدریۃ، الطبقۃ الثانیۃ، حرف الراء، رابعۃ العدویۃ، جلد:1، صفحہ:267۔

کی محبت ہمارے دِلوں میں گھر کر گئی ہے، آہ! کاش! ہم دُنیا کے بجائے آخرت کے طلبگار بن جائیں۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَیْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْؕ لِلَّذِیْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا

(پارہ:3، سورۂ آلِ عمران:15)

ترجمہ کنزُ الایمان: تم فرماؤ! کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز بتا دوں؟ پرہیز گاروں کے لئے ان کے رَبّ کے پاس جنتیں ہیں، جن کے نیچے نہریں رواں، ہمیشہ ان میں رہیں گے۔

یعنی اے محبوب صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! لوگوں سے فرمائیے! کہ کیا مَیں تمہیں دُنیوی مال و دولت، سونا چاندی، کاروبار، باغات، عمدہ سواریوں اور بہترین مکانات سے اچھی، عمدہ اور بہتر چیز بتا دُوں؟ سنو! وہ اللہ پاک کے قُرب کا گھر یعنی جنّت ہے، اس میں دُودھ، شہد، پاکیزہ شراب کی نہریں بہہ رہی ہیں، یہ جنّت پرہیز گاروں کے لئے ہے اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔[1]

آخرت کے طلبگار بن جاؤ...!!

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا رَضِیَ اللہ عنہ فرماتے ہیں: سُن لو! بے شک دُنیا مُنہ پھیرے جا رہی ہے اور آخرت آ رہی ہے، ان دونوں کے طلبگار ہیں، تم دُنیا کے طلبگار مت بننا! آخرت کے طلبگار بنو...!! بے شک آج عمل کا دِن ہے، آج حِساب نہیں، کل عَمَل کا وقت نہیں، حِساب کا دِن ہو گا۔[2]

حرصِ دُنیا نکال دے دِل سے | بس رہوں طالِبِ رِضا یارَبّ!

1... تفسیر صراط الجنان، پارہ:3، سورۂ آلِ عمران، تحت الآیۃ:15، جلد:1، صفحہ:511 بتغیر قلیل۔
2... فضائل الصحابۃ امام احمد بن حنبل، صفحہ:530، حدیث:881۔

ہائے حُسنِ عَمَل نہیں پلّے	حشر میں میرا ہو گا کیا یارَبّ!
خوفِ دوزخ کا آہ! رحمت ہو	خاکِ طیبہ کا واسطہ یارَبّ!
دِل کا اُجڑا چمن ہو پھر آباد	کوئی ایسی ہَوَا چلا یارَبّ![1]

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

میرا دُنیا سے کیا تعلق...؟

صحابیِٔ رسول حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک روز مَیں نے دیکھا؛ سرورِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کھجور کی چٹائی پر آرام فرما ہیں اور آپ کے پہلو مبارک پر چٹائی کے نشان پڑ گئے ہیں، میں نے عَرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں اجازت دیجئے! اس چٹائی پر کوئی بستر بچھا دیا کریں تا کہ آپ سکون سے آرام فرما ہو سکیں۔ یہ سُن کر رحمتِ دارَین، مالکِ کونَین صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میرا دُنیا سے کیا تعلق...؟ میری اور دُنیا کی مثال تو ایسی ہے جیسے کوئی مُسافِر سخت گرمی کے دِن سَفَر کر رہا ہو، اس دوران وہ کسی درخت کے نیچے ٹھہرے، کچھ دیر آرام کرے، پھر اپنی راہ چلا جائے۔[2]

ہے چٹائی کا بچھونا، کبھی خاک ہی پہ سونا	کبھی ہاتھ کا سرہانا مدنی مدینے والے!
تری سادگی پہ لاکھوں، تری عاجزی پہ لاکھوں	ہوں سلامِ عاجزانہ مدنی مدینے والے![3]

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! یہ حقیقت (**Reality**) ہے، ہم سب مُسافِر ہیں، یہ دُنیا گویا پیچ

1 ...وسائل بخشش، صفحہ: 80-81 ملتقطاً۔
2 ...الزہد والرقائق لامام ابن المبارک، باب فی التواضع وکراہیۃ الکبر، صفحہ: 54، حدیث: 195۔
3 ...وسائل بخشش، صفحہ: 426۔

صحرا میں ایک درخت ہے، مُسَافِر آتے ہیں، کچھ دیر یہاں ٹھہرتے ہیں اور آخرت کی طرف چلے جاتے ہیں۔ کیا کوئی مُسَافِر راستے میں کسی مقام پر دِل لگاتا ہے؟ ہم بھی زِندگی میں سَفَر کرتے رہتے ہیں، کبھی ایسا ہوا کہ ہم سَفَر پر ہوں، راستے میں کوئی بہت خوبصورت مقام آئے تو ہم نے وَہیں دِل لگا لیا ہو کہ بس اب گھر نہیں جانا، اب زندگی یہیں گزارنی ہے؟ یا راستے میں کھانا وغیرہ کھانے کے لئے کسی ہوٹل پر رُکے ہوں تو وہیں دِل لگا بیٹھے ہوں؟ نہیں...!! ایسا نہیں ہوتا۔ مُسَافِر دورانِ سَفَر بیسیوں خوبصُورت مقامات دیکھتا ہے، بعض دفعہ ہوٹلوں وغیرہ میں رُکتا ہے تو گھر کی نسبت زیادہ آرام محسوس کرتا ہے، اس کے باوُجُود وہ وہاں دِل نہیں لگاتا، وہاں کی نعمتوں میں گم نہیں ہوتا، جلد ہی اپنے گھر لوٹ جاتا ہے۔ یہ دُنیا بھی ایسی ہی ہے، ہم سب مُسَافِر ہیں، کچھ عرصے کے لئے یہاں ٹھہرے ہیں، جلد ہی سَفَرِ آخرت پر روانہ ہو جائیں گے۔

اللہ پاک پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے ہمیں دُنیا سے بے رغبتی نصیب فرمائے! کاش! ہم آخرت کی فِکْر کرنے والے بن جائیں۔

ہمارے دِل سے نکل جائے اُلفتِ دُنیا | دے دِل میں عشقِ مُحَمَّد مرے رچا یارَبّ![1]

سونے چاندی کے پہاڑ ساتھ چلتے

مسلمانوں کی پیاری اَمّی جان، حضرت عائشہ صِدِّیقہ طیبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں: ایک روز ایک انصاری خاتون میرے پاس آئی، اس نے جب سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا سادہ سا بستر مبارک دیکھا تو اس کا دِل بھر آیا، وہ فوراً گئی اور رُوئی کی بھرائی والا

---

1 ...وسائل بخشش، صفحہ: 82۔

نرم و ملائم بستر بھجوایا، مَیں نے رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے لئے وہ بستر بچھا دیا۔ جب سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے تو پوچھا: عائشہ! یہ کیا ہے؟ مَیں نے سارا واقعہ عَرْض کیا، اس پر زُہد کے پیکر، مکی مدنی تاجور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: عائشہ! یہ بستر اُسی خاتون کو لوٹا دو! خُدا کی قسم! اگر میں چاہتا تو سونے چاندی کے پہاڑ میرے ساتھ چلا کرتے۔ (1)

تری فرش پر حکومت تری عرش پر حکومت	تُو شہنشہِ زمانہ مدنی مدینے والے!
ترا خُلق سب سے بالا ترا حُسن سب سے اعلیٰ	فِدا تجھ پہ سب زمانہ مدنی مدینے والے!
ترا غم ہی چاہے عطّار، اسی میں رہے گرفتار	غمِ مال سے بچانا مدنی مدینے والے! (2)

دُنیوی خزانوں کی پیشکش

حضرت خَیْثَمَہ رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے مالِک و مختار نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو یہ پیشکش (Offer) فرمائی کہ اے محبوب صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! اگر آپ چاہیں تو ہم آپ کو دُنیا کے وہ خزانے عطا فرمائیں جو نہ آپ سے پہلے کسی کو ملے، نہ آپ کے بعد کسی کو ملیں، اس پر مزید یہ کہ ان دُنیوی خزانوں کی وجہ سے آپ کے اُخروی انعامات سے بھی کچھ کم نہ کیا جائے گا۔ عابِد و زاہِد نبی، مکی مدنی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے عَرْض کیا: اے اللہ پاک! یہ سب کچھ میرے لئے آخرت ہی میں جمع فرما دے! (3)

بعطائے رَبِّ حاکِم تُو ہے رِزْق کا بھی قاسِم	ہے ترا سب آب و دانہ مدنی مدینے والے!

---

1 ...شُعب الایمان، باب فی حب النبی، فصل فی زہدہ، جلد:2، صفحہ:173، حدیث:1468۔
2 ...وسائل بخشش، صفحہ:425-429 ملتقطاً۔
3 ...مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الفضائل، باب اعطی اللہ تعالیٰ محمد، جلد:7، صفحہ:444، حدیث:162۔

مَیں غریب بے سہارا، کہاں اور ہے گزارا | مجھے آپ ہی نبھانا مدنی مدینے والے![1]

زُہد مزاجِ مصطفٰے صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم ہے

پیارے اسلامی بھائیو! دُنیا اور دُنیوی مال و دولت کی کثرت یقیناً نقصان دہ ہے مگر یاد رکھئے! یہ ہر ایک کو نقصان نہیں پہنچاتی۔ علمائے کرام نے لکھا ہے: وہ بلند رُتبہ اولیائے کرام جن کے دِل میں اللہ پاک کی محبّت رَچ بَس چکی ہو، جن کے دِلوں میں اللہ پاک کی یاد، اُس کی محبّت کے سِوا کچھ باقی ہی نہ ہو، اُن پاکیزہ دِل اَوْلیائے کرام کو دُنیا کی کثرت کچھ نقصان نہیں پہنچاتی۔[2]

اللہ اکبر! یہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے اُمّتی ہیں، جب دُنیا اُنہیں نقصان نہیں پہنچا سکتی تو سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو کیا نقصان پہنچائے گی؟ اَرے جن کا قَرِین (یعنی ساتھ کا شیطان) بھی کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا تھا، ان کو دُنیا کا مال کیا نقصان پہنچائے گا...؟ مگر زُہد مزاجِ مصطفٰے صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم ہے، آپ کو با قاعدہ پیشکش کی گئی: اے محبوب صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! دُنیوی خزانے بھی قبول کیجئے! آپ کے اُخْرَوِی انعامات میں بھی بالکل کمی نہیں کی جائے گی۔ مگر قربان جائیے! ہمارے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی دُنیا سے کمال بے رغبتی کا یہ عالَم ہے کہ آپ نے اس کے باوُجود بھی دُنیا کو قبول نہ فرمایا بلکہ یہی عَرْض کیا: مولا! یہ سب کچھ میرے لئے آخرت ہی میں جمع فرما دے۔

مجھے مال جمع کرنے کا حکم نہیں دیا گیا

آہ! ایک ہم کمزور دِل ہیں، ہماری آمدن کم ہو جائے تو شکوے کرنے لگتے ہیں، آمدن

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 426۔
2 ...سبع سنابل مترجم، صفحہ: 191 خلاصۃً۔

بڑھ جائے تو عیش و عشرت میں پڑ کر نافرمانیوں پر اُتر آتے ہیں، ہمارے حق میں تو دُنیا سراسر نقصان ہی نقصان ہے مگر پھر بھی ہم دُنیا جمع کرنے کے چکروں میں ہی رہتے ہیں۔

حضرت ابو مسلم خولانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے روایت ہے، نبیوں کے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک نے مجھے مال جمع کرنے کا حکم نہیں دیا بلکہ رَبِّ کریم نے مجھے حکم دیا[1]:

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ كُنْ مِّنَ السّٰجِدِیْنَ ﴿۹۸﴾ وَ اعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى یَاْتِیَكَ الْیَقِیْنُ ﴿۹۹﴾

(پارہ:14، سورۂ حجر:98-99)

ترجَمہ کنزُالعرفان: تو اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرو اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جاؤ۔ اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہو حتّٰی کہ تمہیں موت آجائے۔

پیارے اسلامی بھائیو! پُورا قرآنِ کریم، تمام اَحادیث پڑھ کر دیکھ لیجئے! ہمیں بھی ہمارے رَبِّ کریم نے مال جمع کرنے، مال کی محبّت میں پڑنے کا حکم نہیں دیا بلکہ ہمارا رِزْق تو اللہ پاک نے اپنے ذِمّۂ کرم پر لیا ہے، ہاں! ہمیں نیکیاں کرکے، عبادت و ریاضت کرکے آخرت کمانے کا حکم دیا گیا ہے مگر افسوس! ہم دُنیا کی رنگینیوں میں گم ہو کر آخرت کو بھول جاتے ہیں، دُنیا کی محبّت، مال و دولت کی حِرْص میں ایسے گرفتار ہوتے ہیں کہ زِندگی کا اَصْل مقصد ہمیں یاد ہی نہیں رہتا۔ کاش! زُہدِ مصطفےٰ کا صدقہ ہمیں آخرت کی فِکْر نصیب ہو جائے۔

تِرا غم ہی چاہے عطّارؔ اِسی میں رہے گرِفتار | غمِ مال سے بچانا مَدنی مدینے والے[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...الزہد امام احمد بن حنبل، صفحہ:317، حدیث:2316 ملتقطاً۔

2 ...وسائل بخشش، صفحہ:426۔

ناکامی کا اَصل سبب غُربت یا حرِص؟

نہ جانے کس نے ہمارے ذِہنوں میں یہ بات ڈال دی ہے کہ کامیابی، ترقی، عُروج مال و دولت کی کثرت کا نام ہے، نہ جانے کیوں ہمارے رَوَیّے (**Behavior**) ایسے ہو گئے کہ مُعَاشرے میں جو اَمیر ہے، ہم اسے کامیاب سمجھتے ہیں اور جو بیچارہ غریب ہے اسے ناکام، پیچھے رہ جانے والا اور نہ جانے کیا کیا سمجھتے ہیں۔

یقین مانیئے! کامیابی (**Success**) اور ناکامی، ترقی و تَنَزُّلی، پستی اور بلندی، ان کا مال و دولت سے کوئی تعلق نہیں۔ غور فرمایئے! اس دُنیا میں سب سے کامیاب اور کامِل و اَکمل زِندگی ہمارے محبوب آقا، دوعالَم کے دُولہا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ہے، آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے تو مال جمع نہیں فرمایا، آپ کو تو پیشکش کی گئی کہ محبوب! دُنیوی خزانے قبول کیجئے! آپ نے پھر بھی قبول نہ فرمائے۔ پتا چلا؛

سبب کچھ اور ہے، جسے تُو خُود سمجھتا ہے | زوال بندۂ مؤمن کا بے زَری سے نہیں

یعنی مسلمانوں کے زوال کا سبب غُربت نہیں ہے، اس کا سبب کچھ اور ہے، وہ کیا ہے؟ حرِص، مال و دولت کی محبّت...!! اسی حرِص کی وجہ سے تو بھائی بھائی کا گریبان پکڑتا ہے ❁ حرِص ہی کی وجہ سے وِراثت میں خیانت کی جاتی ہے ❁ حرِص کی وجہ سے لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں ❁ حرِص ہی کی وجہ سے سُودِی لَین دین ہوتا ہے ❁ حرِص ہی کی وجہ سے رِشوتوں کا لین دین ہوتا ہے ❁ حرِص ہی کی وجہ سے ناپ تول میں ڈنڈی ماری جاتی ہے ❁ حرِص ہی کی وجہ سے اِغوا برائے تاوان کی وارداتیں ہوتی ہیں ❁ اور حرِص ہی کی وجہ سے قتل و غارت گری کے بازار گرم کئے جاتے ہیں۔ خُدا کی قسم! ہمارے مُعَاشَرے سے مال کی محبّت

اور دُنیا کی بُری حِرْص ختم ہو جائے تو مُعاشرے کی 90 فیصد بُرائیاں دَم توڑ جائیں مگر آہ! دُنیا کی محبّت، مال و دولت کی حِرْص نے ہمارے مُعاشرے کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے۔

حِرْصِ دُنیا نکال دے دِل سے | بس رہوں طالِبِ رِضا یارَبّ!
ہائے حُسنِ عَمَل نہیں پلّے | حشر میں میرا ہو گا کیا یارَبّ!
خوف دوزخ کا آہ! رحمت ہو | خاکِ طیبہ کا واسطہ یارَبّ!
دِل کا اُجڑا چمن ہو پھر آباد | کوئی ایسی ہَوَا چلا یارَبّ![1]

آیئے! دُنیا کی سب سے کامیاب شخصیت یعنی اپنے آقا و مولا، رسولِ خُدا، احمد مجتبیٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا مبارک طرزِ زِندگی سنیئے!

آقا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا مبارک طرزِ زِندگی

پارہ 26 سورۃُ الْاَحْقاف کی آیت نمبر 20 میں اللہ پاک کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَاۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ

ترجَمہ کنزُ الایمان: تم اپنے حصہ کی پاک چیزیں اپنی دنیا ہی کی زندگی میں فنا کر چکے اور انہیں برت چکے تو آج تمہیں ذلت کا عذاب بدلہ دیا جائے گا۔

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مُفسّرِ قرآن، حضرتِ صدرُ الْاَفاضِل علّامہ مولانا مفتی سیّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ **تفسیر خزائنُ العِرفان** میں اِس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں، اِس آیت میں اللہ پاک نے دُنیوی لَذّات اختیار کرنے پر کُفّار کو تَوْبیخ (یعنی ملامت) فرمائی تو رسولِ اَکْرَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اور حُضُور کے اَصحاب عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے

[1] ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 80-81 ملتقطاً۔

لذّاتِ دُنیوِیّہ سے کَنارہ کَشی اختیار فرمائی۔ (1) مسلم شریف کی حدیثِ پاک میں ہے، پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی وفاتِ ظاہِری تک حُضُور کے اہلِ بَیتِ اَطہار عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے کبھی جَو کی روٹی بھی 2 دن مسلسل نہ کھائی۔ (2) یہ بھی حدیث میں ہے کہ پورا پورا مہینا گزر جاتا تھا دَولت سَرائے اَقدس (یعنی مکانِ عالی شان) میں (چولہے میں) آگ نہ جلتی تھی، چند کھجوروں اور پانی پر ہی گُزر کیا جاتا تھا۔ (3)

کھانا تو دیکھو جَو کی روٹی
بے چھنا آٹا روٹی بھی موٹی
وہ بھی شکم بھر روز نہ کھانا
صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

کون و مکاں کے آقا ہو کر
دونوں جہاں کے داتا ہو کر
ہیں فاقے سے شاہِ دو عالَم
صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

قبضے میں جس کے ساری خدائی
اُس کا بچھونا ایک چٹائی
نظروں میں کتنی ہیچ ہے دُنیا
صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مَروی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ (اے لوگو!) مَیں چاہتا تو تم سے اچّھا کھانا کھاتا اور تم سے بہتر لباس پہنتا لیکن مَیں اپنا عیش و راحت اپنی آخِرت کے لئے باقی رکھنا چاہتا ہوں۔ (4)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... تفسیر خزائن العرفان، پارہ: 26، سورۂ احقاف، تحت الآیۃ: 20، صفحہ: 928۔
2 ... مسلم، کتاب الزہد والرقائق، صفحہ: 1137، حدیث: 2970۔
3 ... بخاری، کتاب الرقاق، باب کیف کان عیش، صفحہ: 1589، حدیث: 6458۔
4 ... خزائن العرفان، پارہ: 26، سورۂ احقاف، تحت الآیۃ: 20، صفحہ: 928۔

پُورا پُورا مہینا گھر میں چولہا نہ جلتا

مسلمانوں کی پیاری امّی جان حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں: بعض دفعہ پُورا پُورا مہینا گزر جاتا، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے گھر مبارک میں آگ نہیں جلتی تھی۔(1) ایک روایت میں ہے: حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے اپنے بھانجے حضرت عُروَہ بن زُبیر سے فرمایا: اے بھانجے! کبھی ایسا بھی ہوتا کہ دو دو مہینے گزر جاتے، سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے گھر مبارک میں آگ نہیں جلتی تھی۔ حضرت عُروَہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے عَرض کیا: خالہ جان! پھر آپ لوگ گزر بسر کیسے کرتے تھے؟ فرمایا: کھجور اور پانی سے۔(2)

سیدہ عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا مزید فرماتی ہیں: کبھی ایسا بھی ہوتا، سرکارِ ذی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم فرماتے: عائشہ! آؤ! بابرکت غِذا کھالو...!! میں حاضِر ہوتی تو سامنے 2 کھجوریں ہوتی تھیں۔(3)

روایات میں ہے: تاجدارِ انبیا، محبوبِ خُدا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم دُنیا سے تشریف لے گئے، آپ نے کبھی ایک دِن میں 2 مرتبہ سَیر ہو کر کھانا نہ کھایا۔(4)

آقا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بھوک مبارک یاد آگئی!

ایک مرتبہ حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کہیں سے گزر رہے تھے، دیکھا: کچھ لوگ بیٹھے

---

1 ...بخاری، کتاب الرقاق، باب کیف کان عیش، صفحہ: 1589، حدیث: 6458۔
2 ...بخاری، کتاب الھبۃ وفضلھا والتحریض علیھا، صفحہ: 661، حدیث: 2567ملتقطاً۔
3 ...سبل الہدی، فی صفۃ عیشۃ فی الدنیا، جلد: 7، صفحہ: 100۔
4 ...مسلم، کتاب الزہد والرقائق، صفحہ: 1138، حدیث: 2974۔

بُھنی ہوئی بکری کھا رہے ہیں (یہ دیکھ کر حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ کو سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک بھوک یاد آگئی، دِل بے قرار ہوگیا) اُن لوگوں نے حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہ عنہ کو کھانے کی دعوت دی تو آپ نے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا: نبیِّ کریم صلی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی جَو کی روٹی بھی سَیر ہو کر نہ کھائی یہاں تک کہ دُنیا سے تشریف لے گئے۔[1] یعنی مجھے اس وقت یہ خیال آگیا کہ میرے محبوب صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم تو زندگی شریف میں جَو کی روٹی سے مسلسل سَیر نہ ہوئے اور میں بُھنی ہوئی بکری کھاؤں! دِل نہیں چاہتا۔ حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس روایت کے تحت فرماتے ہیں: خیال رہے! یہاں مسلسل نہ کھانے کا ذِکر ہے (یعنی آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے مسلسل اعلیٰ کھانے تناوُل نہ فرمائے، ورنہ) حُضُورِ انور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے بُھنا مرغ بھی کھایا ہے مگر کبھی کبھار۔[2]

3 دِن کے بعد ایک لقمہ...!!

صحابیِ رسول حضرت انس بن مالِک رَضِیَ اللہ عنہ سے روایت ہے: ایک روز شہزادیِ رسول، خاتونِ جنّت سیدہ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عنہا روٹی کا ایک ٹکڑا لئے بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئیں۔ پیارے نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: بیٹی! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: روٹی کا ایک ٹکڑا ہے، مَیں نے چاہا کہ پہلے آپ کو پیش کر دوں، (پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اس میں سے کچھ کھایا، پھر فرمایا:) بیٹی! 3 دِن کے بعد یہ پہلا لقمہ ہے جو تمہارے والِد کے منہ میں گیا۔[3]

---

1 ...بخاری، کتاب الاطعمۃ، صفحہ: 1386، حدیث: 5414۔
2 ...مرآۃ المناجیح، جلد: 7، صفحہ: 63۔
3 ...شُعب الایمان، باب فی الزہد، جلد: 7، صفحہ: 315، حدیث: 10430۔

بھوک کے سبب بیٹھ کر نماز پڑھی

مشہور صحابیٔ رسول حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک روز میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا، دیکھا: آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم بیٹھ کر (نفل) نماز ادا فرمارہے ہیں۔ مَیں نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! کیا کوئی تکلیف پہنچی ہے؟ فرمایا: (نہیں، بلکہ) بھوک کے سبب بیٹھ کر نماز پڑھتا ہوں۔ حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہ عنہ فرماتے ہیں: دوجہاں کے مالِک ومختار، رسولِ بے مثال صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی یہ بات سُن کر میرا دِل بھر آیا، میری آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ دُکھی دِلوں کے چَیْن، نانائے حسنین صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ابوہریرہ! مَت رو...!! بے شک جو دُنیا میں ثواب کی اُمّید پر بھوک برداشت کرے، وہ قیامت کی شدید بھوک سے محفوظ رہے گا۔[1]

رات کا کھانا صبح کے لئے نہ رکھتے!

اِبْنِ عساکر کی روایت ہے: مالِکِ جنّت، قاسِمِ نعمت صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم صبح کا کھانا رات کے لئے اور رات کا کھانا صبح کے لئے بچا کر نہ رکھتے تھے، آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پاس کبھی 2 چیزیں جمع نہ ہوئیں (یعنی ضروری استعمال کی ہر چیز ایک وقت میں ایک ہی ہوتی تھی مثلاً 2 قمیصیں، 2 چادریں، نعلین شریف کے 2 جوڑے کبھی نہ ہوئے (بلکہ ایک وقت میں ایک ایک جوڑا ہی ہوتا تھا)۔ سیدہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عنہا مزید فرماتی ہیں: آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو گھر میں کبھی فارِغ نہیں دیکھا گیا، جیسے ہی کچھ وقت ملتا آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جوتا سلائی کر دیتے تاکہ کوئی مسکین پہن لے یا کپڑوں کو پیوند لگا دیتے تاکہ کسی غریب کے کام آجائیں۔[2]

---

1 ...شُعب الایمان، باب فی الزہد، جلد:7، صفحہ:314، حدیث:10425۔

2 ...تاریخ دمشق ابن عساکر، جلد:4، صفحہ:101۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ اُس شاہِ خوش خِصال، محبوبِ ربِّ ذُوالجلال صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا مبارَک حال ہے، جس کے ہاتھوں میں دونوں جہاں کے خزانوں کی چابیاں دے دی گئیں۔ میرے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فَقر اختیاری تھا۔ ورنہ خدا کی قسم! جس کو جو کچھ ملتا ہے وہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے ہی میں ملتا ہے اور کائنات کی ہر ہر شے کو نورِ مصطفٰے صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فیض پہنچتا ہے۔

مالکِ کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں | دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ایک صاحبِ نظر کی حکایت

ایک ولیُّ اللہ نے روٹی کا ایک ٹکڑا کھانے کے لئے پکڑا پھر اِس میں روحانیّت کی نظر سے غور کیا تو اس ٹکڑے میں نُور کا ایک تار نظر آیا پھر اس نُوری تار کے ذَرِیعے نظر جو اوپر کو دوڑائی تو دیکھا کہ وہ نُوری تار باعِث اِیجادِ عالَم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے نور کی ایک شُعاع سے وابَستہ ہے۔ شُروع میں ایک شُعاع نظر آئی۔ پھر غور کرنے پر معلوم ہوا کہ حُضُور سراپا نور، فیض گنجور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے نور کی شُعاعیں دنیا کی ہر نعمت تک پہنچ رہی ہیں۔[1]

کیا نورِ اَحمدی کا چمن میں ظُہور ہے | ہر گُل میں ہر شَجَر میں مُحَمَّد کا نُور ہے

2 دن میں ایک بار کھانے کی پسند کا اظہار

ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بھوک شریف اِختیاری

1 ... فیضانِ سنت، پیٹ کا قفلِ مدینہ، صفحہ: 648۔

تھی، چُنانچِہ حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میرے ربّ نے میرے لئے یہ پیش فرمایا کہ میرے واسطے مکّہ مُکرَّمہ کے پہاڑوں کو سونے کا بنادیا جائے، مگر مَیں نے عرض کیا، یااللہ پاک! **مجھے تو یہ پسند ہے کہ اگر مَیں ایک دن کھاؤں، تو دوسرے دن مَیں بھوکا رہوں، تاکہ جب بھوکا رہوں تو تیری طرف گریہ وزاری کروں اور تجھے یاد کروں اور جب کھاؤں تو تیرا شکر و حمد کروں۔**[1]

سلام اُن پر شکم بھر کر کبھی کھانا نہ کھاتے تھے
سلام اُن پر غمِ اُمّت میں جو آنسو بہاتے تھے

دُنیا سے بچنا ہی بہتر ہے!

اللہ! اللہ! **اے عاشقانِ رسول!** غور فرمایئے! ہمارے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو اُن کا رَبِّ کریم پیشکش فرمائے کہ اے محبوب صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ چاہیں تو آپ کے لئے مکّے کے پہاڑ سونے کے بنادیئے جائیں۔ اس کے باوُجود آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی دُنیا سے بے رغبتی صَدْمرحبا...!! آپ نے سونے کے پہاڑ قبول کرنا تو دُور کی بات روزانہ کی ضرورت کا کھانا بھی طلب نہ فرمایا بلکہ عرض کیا: مولا! مَیں ایک دِن کھاؤں، ایک دِن بھوکا رہوں، جب کھاؤں تو تیرا شکر کروں، جب بھوکا رہوں تو تیرے حُضُور گریہ وزاری کروں۔

آہ! ایک ہم ہیں، دُنیا کی محبّت ہمارے دِلوں میں رچ بَس گئی ہے، کاش! ہم بھی دُنیا کی بجائے آخرت کی فِکر کرنے والے بن جائیں۔

پیچھا مرا دُنیا کی محبّت سے چُھڑا دے | یارَبّ! مجھے دیوانہ مدینے کا بنا دے[2]

---

1 ...ترمذی، کتاب الزہد، باب ماجاء فی الکفاف والصبر، صفحہ: 561، حدیث: 2347۔

2 ...وسائل بخشش، صفحہ: 112۔

دُنیا کھیل کُود ہے

پارہ:7، سورۂ اَنْعَام، آیت:32 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ مَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌؕ وَ لَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۳۲﴾ (پارہ:7، سورۂ اَنعام:32)	ترجَمہ کنزُالعرفان: اور دنیا کی زندگی صرف کھیل کود ہے اور بیشک آخرت والا گھر ڈرنے والوں کے لئے بہتر ہے تو کیا تم سمجھتے نہیں؟

خلیفۂ اعلیٰ حضرت مفتی محمد نعیمُ الدِّین مراد آبادی رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ نے اس آیت کی تفسیر میں جو کچھ فرمایا، اس کا خلاصہ ہے: نیکیاں اور عبادتیں اگرچہ دُنیا میں رہ کر ہی کی جاتی ہیں مگر یہ دُنیوی نہیں بلکہ اُخروِی کام ہیں۔ اس آیتِ کریمہ سے ثابت ہوا کہ نیک بندوں کے اَعْمال کے سوا دُنیا میں جو کچھ ہے، سب کھیل کُود ہے۔(1)

دولتِ دنیا سے بے رغبت مجھے کر دیجئے | میری حاجت سے مجھے زائد نہ کرنا مالدار(2)

کون سی دُنیا اچھی، کون سی بُری؟

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت بانئ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: دُنیوی اَشیاء کی 3 قسمیں ہیں: (1): وہ دُنیاوی اَشیا جو آخرت میں ساتھ دیتی ہیں اور ان کا فائدہ موت کے بعد بھی ملتا ہے، ایسی چیزیں صِرف 2 ہیں؛ عِلْم اور عَمَل (یعنی اِخلاص کے ساتھ کی گئی عبادت)۔ دُنیا کی یہ قسم محمود (یعنی بہت عمدہ) ہے۔ (2): دُنیا کی وہ چیزیں جن کا فائدہ دُنیا تک ہی محدُود رہتا ہے، آخرت میں ان کا

---

1 ...خزائن العرفان، پارہ:7، سورۂ انعام، تحت الآیۃ:32، صفحہ:252 خلاصۃً۔
2 ...وسائل بخشش، صفحہ:218۔

کوئی پھل نہیں ملتا، جیسے گُناہوں سے لذّت حاصِل کرنا، جائزِ چیزوں سے ضرورت سے زیادہ فائدہ اُٹھانا مثلاً جائیداد، سونا، چاندی، عمدہ کپڑے اور اچھے اچھے کھانے کھانا وغیرہ۔ یہ دُنیا کی قابلِ مَذمّت قسم میں شامِل ہے۔ **(3):** وہ دُنیوی اَشیا جو نیکیوں پر مدد گار ہوں، جیسے ضروری غذا، کپڑے وغیرہ یہ قسم بھی محمود (یعنی اچھی) ہے۔[1]

دُنیا کے غموں کی تم لِلّٰہ دَوا دیدو! | بُلوا کے غم اپنا دو سرکار مدینے میں[2]

اللہ پاک ہمیں دُنیا، یہاں کی گناہوں بھری یا فُضول عیش و عِشرت سے محفوظ فرمائے، کاش! بَس اللہ و رسول کی محبّت دِل میں گھر کر جائے اور ہم بَس مدینے کی یادوں میں ہی تڑپتے رہیں، فِکرِ آخرت میں کھوئے رہیں، دُنیا سے بَس اپنی جائزِ ضرورتیں پُوری کرتے ہوئے اللہ و رسول کی رضا والے کام کرتے کرتے مصطفےٰ کریم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے جلوؤں میں، سنہری جالیوں کے سامنے ایمان و عافیت کے ساتھ دُنیا سے رُخصت ہوں

آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

جاہ و جلال دو نہ ہی مال و مَنال دو | سَوزِ بلال بس مِری جھولی میں ڈال دو
دُنیا کے سَارے غم مرے دل سے نکال دو | غم اپنا یا حبیب! برائے بِلال دو
بہتی رہے جو ہر گھڑی بس یاد میں شہا! | وہ چشمِ اَشکبار پئے ذُوالجلال دو
دو دَرد سُنّتوں کا پئے شاہِ کربلا | اُمّت کے دِل سے لَذّتِ عصیاں نکال دو[3]

---

1 ...نیکی کی دعوت، صفحہ: 261۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 277۔
3 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 305۔

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: نیک اعمال

پیارے اسلامی بھائیو! دُنیا اور اس کی عیش وعِشرت سے پیچھا چھڑانے، زُہد و تقویٰ کی نعمت پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دِینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے! 12 دِینی کام بھی خُوب ذوق وشوق کے ساتھ کیا کیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْكَرِيْم ! دُنیا و آخرت کی بے شمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام رسالہ **نیک اَعْمال** بھی ہے۔ یہ مختصر سا رِسالہ مکتبۃ المدینہ سے طلب کیجئے اور چاہیں تو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ (www.dawateislami.net) سے ڈاؤن لوڈ کر لیجئے بلکہ مزید آسانی چاہتے ہوں تو اپنے موبائل میں ***Naik Amal*** ایپلی کیشن انسٹال کر لیجئے، اس میں مختلف نیک اَعْمال پر مبنی سُوالات دیئے گئے ہیں، ہر سُوال کے نیچے 30 خانے ہیں، روزانہ اپنی مرضی کا کوئی بھی وقت مقرر کر کے اپنے اَعْمَال کا جائزہ لیجئے، اوراس کے مُطَابق زِندگی گزاریئے، اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْكَرِيْم ! اس کی برکت سے گُناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کا ذہن بنے گا، دِل کی پاکیزگی ملے گی اور کردار اُجلا اُجلا، نکھرا نکھرا، خوبصُورت ہو جائے گا۔ آیئے! ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار سنتے ہیں:

پورا گھرانہ سُدھر گیا

ضلع اٹک (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، مَیں گُناہوں سے بھرپُور زندگی گزار رہا تھا، فلمیں دیکھنا، آوارہ گردی کرنا، نمازیں قضا کرنا وغیرہ میرے معمولات میں شامِل تھا، ایک مرتبہ ہمارے علاقے میں عاشقانِ رسول کا مدنی قافلہ آیا، ان میں سے

ایک اسلامی بھائی نے مجھے مغرب کی نماز پڑھنے اور بیان میں شرکت کی دعوت دی، میری خوش نصیبی کہ میں اُن کے ساتھ مسجد میں چلا گیا، بعدِ مغرب بیان سُن کر بڑا لطف آیا، بیان کے آخر میں مبلغ نے **نیک اعمال** رسالے کا تعارُف (**Introduction**) کروایا، رسالہ **نیک اَعْمال** میں دَرْج نیکیوں بھری زِندگی گزارنے کے مدنی پھول دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی، اس رسالے کی صُورت میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی اِصلاحِ اُمَّت کے لئے کُڑھن دیکھ کر مَیں نے ہاتھوں ہاتھ بیعت کے لئے نام دے دیا اور عطّاری بَن گیا، وقت کے ولیٔ کامِل سے نسبت کیا ہوئی، دِل گُناہوں سے بیزار اور نیکیوں کی طرف مائل ہو گیا، مَیں نے گُناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول کو دِل و جان سے اپنا لیا، اس کی برکت سے میرے اَخلاق سَنْوَرنے لگے، میری اس تبدیلی کا میرے گھر والوں پر بھی اچھا اَثر ہوا، الحمد للہ! آہستہ آہستہ پورا گھرانہ ہی قادری، رضوی، عطّاری ہو گیا، گھر میں نمازوں کی پابندی شروع ہو گئی، فلمیں ڈرامے، گانے باجے بند ہو گئے اور گُناہوں بھرے چینلز کی جگہ مدنی چینل چلنے لگ گیا۔

خوب مَدنی قافلوں کی دھوم ہو | نیک ہو اُمَّت اے نانائے حسین
مَدنی اِنعامات کی ہو ریل پیل | نیک ہو اُمَّت اے نانائے حسین [1]

پیارے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں مدنی انعامات کو اب **نیک اَعْمال** کہا جاتا ہے۔

1 ...وسائِلِ بخشش، صفحہ:258۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدنی قاعِدہ (Madani Qaida) موبائِل اپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم کا فیضان عام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے **I.T** ڈیپارٹمنٹ نے ایک موبائل اپلی کیشن بھی جاری کی ہے، جس کا نام ہے: مدنی قاعِدہ **(Madani Qaida)**۔ اس اپلی کیشن میں مکمل مدنی قاعِدہ اور اس کی آڈیو **(Audio)** شامِل کی گئی ہے یعنی اس اپلی کیشن میں آپ مدنی قاعدے کے جس حرف یا جس لفظ پر کلک **(Click)** کریں گے، آڈیو **(Audio)** میں اس کا تَلَفُّظ چلے گا، یُوں اس اپلی کیشن کی مدد سے آسانی کے ساتھ مدنی قاعِدہ پڑھ کر، اس کی مشق **(Practice)** کر کے دُرُست مخارج اور ضروری تجوید سیکھی جا سکتی ہے۔ یہ اپلی کیشن اپنے اسمارٹ فون میں انسٹال کر لیجئے، خود بھی فائدہ اُٹھایئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

---

1 ... تاریخ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔

قناعت سُنَّتِ مصطفےٰ ہے

2 فرامینِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: (1): جو ایمان لایا، بقدرِ کفایت رزق دیا گیا اور اس نے اللہ پاک کے دیئے پر قناعت کی بے شک وہ کامیاب (Successful) ہوا[1] (2): اے ابوہریرہ! قناعت اختیار کرو سب سے بڑے شکر گزار بَن جاؤ گے۔[2]

اے عاشقانِ رسول! قَناعت سُنّتِ مصطفےٰ ہے۔ قناعت کا معنیٰ ہے: جتنا ملا اس پر راضی رہنا، زیادہ کی خواہش نہ کرنا ❁ ہمارے پیارے آقا، مدنی مصطفےٰ صَلّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم جو ملتا راضی خوشی تناول فرمالیا کرتے تھے ❁ آپ صَلّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم نے کبھی بھی کھانے میں عیب نہیں نکالا ❁ آپ صَلّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم نے کبھی لذیذ (Tasty) اور پُر تکلف کھانوں کی خواہش نہ فرمائی ❁ رسولِ اَکرم، نورِ مُجسّم صَلّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم مال و دولت کی خواہش نہیں رکھتے تھے۔

کُل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غذا | اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام[3]

پیارے اسلامی بھائیو! سُنَّتِ مصطفےٰ پر عمل کیجئے، قناعت اختیار کیجئے ❁ قناعت ایمان کا کمال، اسلام کا حُسن ہے ❁ قناعت کرنے والا خود کو دُنیا سے بچاتا، آخرت کی راہ پر چلاتا ہے ❁ قناعت کرنے والا اللہ پاک کا محبوب ہے ❁ قناعت کرنے والے سے لوگ بھی محبت کرتے ہیں[4] ❁ امام شافعی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: قناعت مالداری کی اَصل ہے۔[5]

مختلف سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب **بہارِ شریعت** جلد:3،

---

1 ... مسلم، کتاب: الزکاۃ، باب: القناعۃ، صفحہ: 376، حدیث: 1054۔
2 ... ابن ماجہ، کتاب: الزہد، باب: الورع والتقویٰ، صفحہ: 684، حدیث: 4217 ملتقطًا۔
3 ... حدائقِ بخشش، صفحہ: 304۔
4 ... نضرۃ النعیم، جلد: 8، صفحہ: 3175۔
5 ... دیوانِ امام شافعی، صفحہ: 133۔

حصہ:16، اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے، سنّتیں سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

اُلفتِ مصطفےٰ اور خوفِ خُدا | چاہیئے گر تمہیں قافلے میں چلو
عِلْم حاصِل کرو، جَہل زائل کرو | پاؤ گے راحتیں قافلے میں چلو

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

---

1 ...اَفْضَلُ الصَّلَاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃً۔

حضرتِ انس رَضِیَ اللہ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (1)

﴾3﴿ رَحمت کے سترّ (70) دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (2)

﴾4﴿ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

عَلّامہ اَحمد صاوِی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (3)

﴾5﴿ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام علیہم الرِّضْوَان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شخص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک

---

1 ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔
2 ...قَوْلُ البَدِیع، باب ثانی، صفحہ: 277۔
3 ...اَفْضَلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔

پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شخص یُوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَى اللهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿2﴾ گویا شَبِ قَدْر حاصل کرلی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(حِلم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قدر حاصل کرلی۔[4]

---

1 ...قَولُ البَدِیع، باب اَوّل، صفحہ: 125۔

2 ...الترغیب والترہیب، کِتَابُ الذِّکر والدُّعا، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30۔

3 ...مَجْمَعُ الزَّوائِد، کِتَابُ الْاَدْعِیَہ، جلد: 10، صفحہ: 254، حدیث: 17305۔

4 ...تاریخ اِبنِ عَساکِر، جلد: 19، صفحہ: 155، حدیث: 4415۔